خطبۂ صدارت

برائے

دینی تعلیمی کانفرنس

منعقدہ گورکھپور (یوپی)

مؤرخہ ۲۹/دسمبر ۲۰۱۰ء

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ العالی

صدر دینی تعلیمی کونسل

ناشر

دفتر دینی تعلیمی کونسل، عارف آشیانہ، چوک، لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبۂ صدارت

برائے دینی تعلیمی کانفرنس

منعقدہ گورکھپور (یوپی) مؤرخہ ۲۹/دسمبر ۲۰۱۰ء

الحمد لله رب العالمين ، و الصلاة و السلام على سيد المرسلين و خاتم النبيين سيدنا محمد ، و علىٰ آله و صحبه أجمعين ، و بعد !

حضرات! اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کائنات میں وجود عطا کرتے وقت اس کی یہ خصوصیت ظاہر فرمائی کہ وہ علم حاصل کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے والی مخلوق ہوگا، اور شاید اپنی اسی خصوصیت کی بناء پر اس کو اپنے خالق و مالک کی طرف سے اس عالم ارضی میں اپنے مالک وخالق کا مقرر کردہ نظام قائم کرنے اور چلانے کی ذمہ داری دی گئی جیسا کہ فرمایا ﴿إني جاعل في الأرض خليفة﴾ (سورۃ البقرۃ: ۳۰)۔ اور اس اہم مقصد کے لئے اس کو اس زمین پر زندگی گذارنے کے لئے جن ذرائع اور وسائل کی ضرورت ہے اس کے لئے ضرورت کے مطابق وہ ذرائع ووسائل بھی پیدا فرمائے، اور اسی کے ساتھ یہ صراحت بھی فرمادی کہ اپنے مالک وخالق کا مقرر کردہ پسندیدہ کام انجام دینے پر اس کو عظیم صلہ اور

www.abulhasanalinadwi.org

جزاء آخرت کی باقی اور ہمیشہ قائم رہنے والی زندگی میں عطا کیا جائے گا، اور بصورت دیگر یعنی نافرمانی کرنے پراسی کے مطابق سزا بھی دی جائے گی۔

اوراس کواپنی ضرورتوں اور صلاحیتوں کواوراپنے خالق و مالک کی مرضی حاصل کرنے کی اپنی ذمہ داری کو جاننے کے لئے علم کا جو ذریعہ عطاء ہوا وہ انسان کے لئے اپنا طریقۂ کار متعین کرنے اور وسائل و ذرائع سے استفادہ کرنے کی بڑی عظیم کنجی کی حیثیت رکھتا ہے، اور وہ انسانوں کی ترقی اور کامیابی کا بڑا ذریعہ ہے، اوراس ذریعے کوانسان اپنی دونوں ضرورتوں کے لئے استعمال کرسکتا ہے، ایک تو انسان کی جسمانی اور دماغی خیر طلبی کی ضرورتوں کے سمجھنے اور پورا کرنے کے لئے۔ اور دوسرا اپنے پروردگار اور مالک کی مرضی سے واقفیت حاصل کرکے ان پر عمل کرنے کے لئے۔

اور یہ علم جواپنے مالک کی مرضی اور حکموں کو جاننے کا علم ہے، یہ اگر پوری تفصیل کے ساتھ حاصل نہ کیا جاسکتا ہو تو اس کی اصولی اور بنیادی باتوں کو جاننا بہرحال لازمی اور ضروری ہے، تاکہ وہ اپنے رب کی نافرمانی میں مبتلا نہ ہو، لہذا اس کے حصول کا ضروری انتظام لازمی ہے۔ چنانچہ نبی کریم (ﷺ) نے اپنے پروردگار عالم کی طرف سے اس کی تاکید کی ہے، اور اپنے پروردگار کے اطاعت شعار لوگوں کے ذریعہ برابر اس کے لئے کوشش ہوتی رہی ہے، اور اس طرح اس کے سامنے دونوں طرح کے علم ہوئے، اور اس طرح جسمانی اور ذہنی فائدوں کا علم اور اپنے رب کے پسندیدہ اور ہدایت کردہ دونوں طرح کے علم کے مراکز قائم ہوتے رہے ہیں، اور کام انجام دیئے جاتے رہے ہیں۔

ہمارے اس ملک میں مسلمان اقلیت میں ہیں، اور یہاں حکومت کی ذمہ داری میں مذہبی امور کی فکرمندی نہیں رکھی گئی ہے، لہذا وہ صرف دنیاوی ضرورتوں کے علم کی سرپرستی تک محدود ہے۔ رہا دینی ضرورت کا علم تو یہاں خود مسلمانوں پر اپنے ذاتی ذرائع سے اسے حاصل کرنے کی ذمہ داری آتی ہے، جس کو وسیع اور اعلیٰ پیمانہ پر ہمارے مذہبی

www.abulhasanalinadwi.org

مدارس اور جامعات انجام دیتے رہے ہیں، اور بنیادی سطح کے علم کے حصول کی ذمہ داری ہمارے مکاتب دینیہ کے ذمہ آتی ہے، اور اس کی اہمیت کے پیش نظر اس ذمہ داری کی انجام دہی بہت اہم فریضہ بنتی ہے، اس کے بغیر مسلمان کا مسلمان رہنا بہت مشکل بن جاتا ہے۔

الحمدللہ مسلمانوں نے اس کام کو ملک کے آزاد ہونے پر اہمیت دی، اور دین کی بنیادی تعلیم کی فکر اور اس کے انتظام کے لئے ادارہ قائم کیا، جو ہمارے یوپی میں ''**دینی تعلیمی کونسل**'' کے نام سے پچاس سال سے کام انجام دے رہا ہے، اس ادارہ کے بانی قاضی عدیل عباسی رحمۃ اللہ علیہ تھے، اور اس کے سرپرست اور صدر اول حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ تھے، اور ان کے رفقاء کار میں مولانا محمد منظور نعمانی، ظفر احمد صدیقی، مولانا محمود الحسن عثمانی اور ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی (رحمہم اللہ) خاص طور پر قابل ذکر ہیں، ان سب حضرات سے اس ادارہ کی کارکردگی کو بہت تقویت ملی، اور ان حضرات کے نہ رہنے کی صورت میں ان کے شاگردوں اور ان کے قدردانوں پر ذمہ داری کا بوجھ پڑا، ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم لوگوں پر جو ذمہ داری آئی ہے اس کو ہم اس طرح نہیں ادا کر پائے جس طرح اسے ادا کرنا چاہئے، حالانکہ یہ کام بہت ضروری ہے، اس میں ادنیٰ کوتاہی کا بھی موقع نہیں۔

انسانوں کی انسانی خصوصیات اور صلاحیتیں ان کے بچپنے میں ان کے سرپرستوں کے بتانے اور سکھانے سے اور پھر تعلیمی طریقے سے بنتی اور پروان چڑھتی ہیں، چنانچہ اچھا اور کارگذار انسان بنانے کے لئے سرپرستوں کو خصوصی توجہ کرنے اور انتظام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اسی بنیاد پر دیہاتوں میں پرورش پانے والا انسان جو صرف دیہات کے ماحول میں رہتا ہے، دیہاتی انسان کی حیثیت سے ابھرتا ہے، اور تمدن میں پرورش پانے والا انسان تعلیم وتربیتی انتظام کے ذریعہ ترقی یافتہ انسان بنتا ہے۔ بچپنے کا پہلا مرحلہ چار پانچ سال کی عمر سے آٹھ دس سال تک کا ایسا مرحلہ ہوتا ہے کہ بچہ صرف اپنے گھر اور

www.abulhasanalinadwi.org

ماحول کے لوگوں کو جیسا دیکھتا اور سنتا ہے، اور مکتب میں جو ابتدائی تعلیم حاصل کرتا ہے اسی کے مطابق اس کی معلومات اور اخلاق وصفات بنتی ہیں، اس صورت میں ماں باپ کی بڑی ذمہ داری ہوتی ہے، وہ مسلمان ہیں تو ان کو اپنے بچے کو مسلمان رکھنے کے لئے اسی کے مطابق اس کو سکھانے اور پڑھانے کی ذمہ داری انجام دینا ضروری ہوتا ہے، ورنہ ان کا بچہ مسلمان رہنے کی اہمیت ہی نہ سمجھے گا، اور مسلمان نہ بن سکے گا، اس سلسلہ میں حدیث شریف میں بتایا گیا ہے کہ لڑکا اپنی انسانی فطرت پر پیدا ہوتا ہے، ماں باپ اس کو جیسا کرتے ہیں، ویسا بنا دیتے ہیں۔

دینی تعلیمی کونسل نے ہندوستان کے آزاد ہونے پر اور اس کے سیکولر ہونے اور اکثریت ہندو ہونے کو دیکھتے ہوئے مکتب کی تعلیم کو بہت اہمیت دی، اور کوشش کی کہ گاؤں گاؤں اور مسجد مسجد ایسے مکتب قائم ہو جائیں جن میں دین کی بنیادی تعلیم دیدی جائے اور دنیا کی ضرورت کے مضامین بھی پڑھا دیئے جائیں تا کہ آگے پڑھ کر بچہ دین سے ناواقف اور اسلامی صفت سے خالی نہ ہو، اس کام کے لئے سب کے تعاون کی ضرورت ہے۔

حدیث شریف میں اس کو اتنی اہمیت دی گئی ہے کہ صدقہ وخیرات سے بہتر اولاد کو ادب سکھانا قرار دیا گیا ہے، ایک حدیث میں ہے ﴿لأن یؤدب الرجل ولده خیر من أن یتصدق بصاع﴾ (ترمذی) آدمی اپنی اولاد کو علم وادب کے زیور سے آراستہ کرے، یہ اس کے لئے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ اور دوسری حدیث یہ ہے کہ ﴿ما نحل والد ولداً من نحل افضل من ادب حسن﴾ (ترمذی) کسی باپ نے اپنی اولاد کو بہترین علم وادب سے افضل اور کوئی تحفہ نہیں دیا۔ اسی طرح لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام کرنے اور پرورش کر کے شادی بیاہ کرنے پر جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا گیا ہے ﴿کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیته﴾ تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری سے متعلق باز پرس ہوگی۔

www.abulhasanalinadwi.org

اور اصل کامیابی یہ ہے کہ آدمی اللہ کے غضب سے محفوظ ہو جائے، اور اس کا ٹھکانا جنت ہو، اس کی طرف قرآن مجید میں بار بار توجہ دلائی گئی ہے، ایک جگہ فرمایا گیا ﴿ یا أیها الذین آمنوا قوا أنفسکم و أهلیکم ناراً ﴾ (سورۃ التحریم:۶) اے ایمان والو! خود کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اور فرمایا گیا ﴿ فمن زحزح عن النار و أدخل الجنة فقد فاز، و ما الحیاة الدنیا إلا متاع الغرور ﴾ (سورۃ آل عمران: ۱۸۵) جو شخص جہنم سے دور کر دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو وہی کامیاب ہے، اور دنیاوی زندگی تو محض دھوکہ کا سامان ہے۔

حالات زمانہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دین میں انحراف اور ارتداد کی خبریں جہاں کہیں کی معلوم ہوئیں تو اس کے پس منظر میں بڑی کوتاہی والدین کی نظر آئی کہ انہوں نے اولاد کی دینی تعلیم کی فکر نہیں کی، اور معاش کی فکر میں آخرت کی طرف سے بالکل لاپرواہی برتی، جب کہ حدیث میں آتا ہے کہ اس تصور سے کہ میں کفر کی طرف لوٹ جاؤں گا، ایسی وحشت ہو کہ جیسے اس کو آگ میں ڈالے جانے سے وحشت ہوتی ہے، اور حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ حال ایسا حال ہے کہ اس سے وہ ایمان کی حلاوت پالیتا ہے۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے دینی تعلیمی کونسل کے اجلاسوں میں مسلمانوں کو بار بار توجہ دلائی کہ مذہبی دینی تعلیم اور بنیادی دینی عقائد سے نئی نسل کو واقف کرانے اور اس کا اسلام سے رشتہ جوڑنے اور دین سے محبت پیدا کرنے کے لئے حکومت کا یا دوسروں کا سہارا لینے کے بجائے خود فکر کرنی ہوگی، اور ہر حال میں ان کو دینی تعلیم سے آشنا کرانا ہوگا۔ یہ بات کل کی طرح آج بھی پوری طرح صحیح ہے، مولانا نے ۳۰-۳۱ ردسمبر ۱۹۵۹ء کو بستی میں اپنے خطبۂ صدارت میں کہا تھا:

''حضرات! قوموں کے اجتماعی فیصلوں نے دنیا کے نقشے اور قوموں کی تقدیریں بدل دی ہیں، آج جس چیز کی ہم کو سب

www.abulhasanalinadwi.org

سے زیادہ ضرورت ہے، اور جو تمام موانع اور رکاوٹوں پر غالب آسکتی ہے، اور جس کے سامنے حالات کو سپر ڈالنی پڑے گی، وہ ہمارا یہ فیصلہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کی دینی تعلیم کو ہر تعلیم پر مقدم رکھیں گے، اور بغیر اس ضروری دینی تعلیم کے جس سے وہ اپنے پیدا کرنے والے کو، اپنے پیغمبر کو اور اپنے عقیدے اور فرائض دینی کو پہچان سکیں، خالص (مذہب بیزار) رواجی یا معاشی تعلیم دلانا گناہ اور اپنے مذہب سے بغاوت سمجھیں گے۔ اگر ہمارا یہ فیصلہ ہے، اور ہم اس میں سچے ہیں تو دنیا کی کوئی طاقت، کوئی ترغیب، کوئی مصلحت، کوئی تعزیر ہم کو اس صراط مستقیم سے ہٹا نہیں سکتی، اور ہماری نسلوں کو اسلام کی نعمت سے محروم نہیں کر سکتی، اور اگر ہمارا یہ فیصلہ نہیں تو حکومت کی کوئی رعایت، کوئی استثناء، کوئی تحفظ، کوئی انتظام، ہم کو اس فساد و الحاد اور اس انحراف وارتداد سے بچا نہیں سکتا، جس کی طرف دنیا تیزی سے بڑھ رہی ہے، جو قومیں اپنے بارے میں خود فیصلہ نہ کر سکیں ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔

عام انسانی تاریخ اور خاص طور پر اسلامی تاریخ اس کے لئے شہادتیں فراہم کرتی ہے، اور قرآن مجید اعلان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی کسی قوم کے حالات میں اس وقت تک تبدیلی نہیں فرماتا جب تک وہ قوم اپنے حالات میں خود تبدیلی پیدا نہ کرے ﴿إن الله لا يغيّر ما بقوم حتى يغيّروا ما بأنفسهم﴾''۔

(تکبیر مسلسل مرتبہ ڈاکٹر مسعود الحسن عثمانی)

اس ملک میں ہم مسلمانوں کا اہم ترین مسئلہ مسلمانوں کے اسلامی تشخص کا ہے،

www.abulhasanalinadwi.org

اور بحیثیت مسلمان کے اس ملک کے باشندے ہونے کا انحصار ہمارے اپنے دینی واجبی معلومات کے حاصل کرنے پر ہے، جس کو عوامی پیمانہ پر ہمارے دینی تعلیمی کونسل نے اضلاع کی دینی تعلیمی انجمنوں کے ذریعہ جو **"انجمن تعلیمات دین"** کے نام سے کام کررہی ہیں، چلا رکھا ہے۔ یہ مسئلہ کونسل کے ذمہ داروں پر انحصار کرلینے سے حل نہیں ہوتا، اس کے لئے عوامی اور وسیع سطح پر کام کرنے کی ضرورت ہے، اس کے لئے جگہ جگہ انجمن تعلیمات دین قائم کرنے اور بھرپور کوشش کرنے کی ضرورت ہے، اور اس کے ذریعے سے مدارس دینیہ کے نظام مکاتب کو بھی تقویت پہونچانے کی ضرورت ہے، ورنہ فوری طور پر تو نقصان سامنے نہیں آئے گا، لیکن ایک یا دو نسل گذرنے پر مسلمانوں کا اسلامی تشخص اور اسلام سے واقفیت ختم ہوجائے گی، جو بہت بڑا خسارہ بھی ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بھی بنے گا، اور کوتاہی کرنے والے سے اللہ تعالیٰ کے یہاں باز پرس ہوگی۔ ہماری یہ کانفرنس اور دوسری کانفرنسیں اسی بات کی طرف توجہ دلانے کے لئے کی جاتی ہیں۔

اور آج کی یہ کانفرنس دینی تعلیمی کونسل کے قیام پر نصف صدی گذر جانے پر ہورہی ہے، اس میں ہم کو اپنے سابقہ کام کا جائزہ لینا اور آگے کے لئے پورے عزم اور ہمت کے ساتھ منصوبہ بندی اور کارگذاری کا فیصلہ لینا ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ گورکھپور سے اس کا اچھا آغاز ہوگا، اور ہم اس کانفرنس کے اپنے یہاں کرانے پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

محمد رابع حسنی ندوی
صدر دینی تعلیمی کونسل، اتر پردیش

۲۲/۰۱/۱۴۳۲ھ
۲۹/۱۲/۲۰۱۰ء

www.abulhasanalinadwi.org